ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

واصف علی واصف

www.facebook.com/owaisoloGy

طالبِ دعا

ابوالمیزاب اویس رضوی

طالبِ دعا

ابو المیزاب اویس رضوی

جس ذات پر نزولِ کلامِ مجید ہو
وہ ذات کم نہیں ہے مقدس کتاب سے

(واصف علی واصفؒ)

www.facebook.com/owaisoloGy

فہرست

اردو کلام

دعا ۱۱
شب فرقت کٹے کیسے ۲۱
بعداز خدا بزرگ توئی ۲۳
یارسول اللہ ۲۵
عشق احمدؐ سے ۲۷
آپؐ کی چشمِ عنایت ۲۸
کس طرح پردہ ۲۹
جب آنکھ سے آنسو ۳۰
من رآنی کا مدعا چہرہ ۳۱
اللہ ہو جب اس کا ثنا گر ۳۲
خواب کو رفعت ملے ۳۳
حضورؐ ہی کے کرم سے ۳۵
مائل بہ کرم ۳۶
درِ مصطفیٰ پہ سوال ہے ۳۷
یا شفیع المذنبینؐ ۳۹
جگت گرو مہاراج ہمارے ۴۱
سنگِ درِ حبیب ہے ۴۲
خاور کہوں کہ بدرِ منور کہوں ۴۳
وہی ہے باعثِ تخلیق ۴۵

طالبِ دعا
ابو المیزاب اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

السلام اے سبز گنبد کے مکیںؐ ۴۷
دیدارِ ذاتِ پاک ہے ۴۹
میلادالنبیؐ ۵۱
معراج ۵۴
معراج کی رات ۵۶
دم بخود گردشِ افلاک ۵۸
مدینہ ۵۹
اے شہِ انس وجاں ۶۰
صلِّ علیٰ محمدؐ ۶۴
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ۶۶
انوار برستے رہتے ہیں ۶۹

﴿پنجابی کلام﴾

درود سلام کروڑاں ۷۳
اُچی تھاں تے نیوں لگایا ۷۴
توں سلطان زمانے بھردا ۷۵
میں منیا نال یقین دے ۷۶

طالبِ دعا

ابوالمیزاب اویس رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

اردو کلام

طالبِ دعا

ابوالمیزاب اویس رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

دُعا

الٰہی واسطہ رحمت کا تُجھ کو
الٰہی واسطہ وُسعت کا تُجھ کو
الٰہی واسطہ عظمت کا تُجھ کو
الٰہی واسطہ قوت کا تُجھ کو
الٰہی واسطہ شوکت کا تُجھ کو
الٰہی واسطہ عزّت کا تُجھ کو
خطائیں بخش دے ساری الٰہی
مصیبت سر پہ ہے بھاری الٰہی
ہر اِک سینے میں دل گھبرا رہا ہے
کہ شیرازہ بکھرتا جا رہا ہے!

اخوت ہو رہی ہے پارا پارا
سہارا دے سہارا دے سہارا
خطاؤں سے ہماری درگزر کر!
علاجِ سوزشِ داغِ جگر کر!
حوادث پر حوادث آ رہے ہیں
کیے پر اپنے ، ہم پچھتا رہے ہیں
جو خامی ہے ہماری دُور فرما
دعاؤں میں اثر دے میرے مولا!
وطن کی جان ہی پر بن گئی ہے
بڑی دولت تھی ہاتھوں سے لُٹی ہے
چُھٹا اُمید کا ہاتھوں سے دامن
جلی کچھ اس طرح سے شاخِ گُلشن
بلائے ناگہاں نازل ہوئی ہے
ہر اک سینے میں جاں بے کل ہوئی ہے
زمانے بھر میں ہم رُسوا ہوئے ہیں
ہمارے تذکرے کیا کیا ہوئے ہیں

ہوئی ہے کُفر کی یلغار ہم پر
ہماری کیوں چلی تلوار ہم پر
قیامت ہے قیامت آگئی ہے
نگہ افکار کی پتھرا گئی ہے
کہیں اقصیٰ کا ماتم ہو رہا ہے
کہیں حصّہ بدن کو رو رہا ہے
کہیں اخبار کی سرخی جمی ہے!
کہیں دوشیزگی لُوٹی گئی ہے!
کوئی بچہ کہیں اغوا ہوا ہے!
مرے مولا ہمیں کیا ہو گیا ہے
کہیں گھر کو جَلایا جا رہا ہے،
کہیں بھائی کو بھائی کھا رہا ہے!
وطن میں گُل کِھلائے جا رہے ہیں
نئے عنوان لائے جا رہے ہیں۔
کوئی تخریب کا پیغام بَر ہے
کوئی دشمن کا منظورِ نظر ہے!

کسی کو غیر سے امداد آئی!

دہائی ہے دہائی ہے دہائی!

محافظ دین کے پیرانِ جعلی!

لبادے اوڑھ کر بیٹھے ہیں خالی!

غریبوں کی کمائی کھا رہے ہیں!

توّکل کا بیاں فرما رہے ہیں

نہ راہی ہیں نہ رستہ آشنا ہیں

بزعمِ خویش پکے رہنما ہیں

مگر ہے رحم کے قابل مُسلماں

کہ تیرا نام لیوا ہے یہ ناداں!

مُسلماں کو مٹایا جا رہا ہے!

نگہباں کو سُلایا جا رہا ہے!

گِلہ شِکوہ نہیں یہ اِلتجا ہے،

مُسلمانوں سے کیوں ناراض سا ہے

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی!

ہوئے محبوس کیوں تیرے سپاہی!

مُسلماں کو عطا کر سرفرازی!
کہ غازی لے کے آئیں اپنے غازی
مسلماں کو بنا سچا مُسلماں!
بنے اَب غیب ہی سے کوئی ساماں
مسلماں سے مُسلماں دُور کیوں ہے
ہر اِک اپنی جگہ مجبور کیوں ہے!
مُسلماں کا لہو ارزاں ہُوا ہے!
چمن توحید کا ویراں ہُوا ہے
ترے محبوبؐ کی محبوب اُمّت
زمانے میں ہوئی غرقِ ندامت!
مُسلماں کو عطا کر زورِ حیدرؓ،
صفِ دُشمن کو تُو زیر و زبر کر!
بچا مِلّت کو تُو اپنے کرم سے،
کریمانہ نظر مت پھیر ہم سے!
کہ تیرے ہی کرم کا آسرا ہے
وگرنہ پاس اپنے اور کیا ہے!

خدایا بس تری رحمت ہے درکار

ہمیں معلوم ہے ہم ہیں گنہگار!

فقط اِک آسرا باقی ہے تیرا،

وگرنہ چار سو چھایا اندھیرا

گناہوں نے دُعائیں چھین لی ہیں

خطائیں کچھ زیادہ ہم نے کی ہیں!

مگر رحمت تری حاوی غضب پر

کرم کر یاالٰہی اور سب پر!

خُدایا اپنی رحمت عام کر دے

بہت بگڑا ہُوا ہے کام کر دے

کرم کی اِک نظر ہو جانِ عالم

سوالی ہیں ترے با چشمِ پُرنم!

تجھے سب اولیاء کا واسطہ ہے

شہیدِؑ کربلا کا واسطہ ہے!

علی المرتضےٰؑ کا واسطہ ہے!

مُحمّد مُصطفےٰؐ کا واسطہ ہے!

مِرے منعم کر اب حاجت روائی،

مِرے ہادی بس اب ہو رہنمائی

ہٹا دے سب کی رغبت ماسِوا سے

محبت ہو تو محبوبِ خُدا سے

کہ عاصی ہیں ترے دَر کے سوالی

کوئی کاسہ نہ اب رہ جائے خالی

بھروسہ غیر کا ہم سے اُٹھا لے

ہمارا بن ہمیں اپنا بنا لے!

ترِے در پر نگوں ہر اِک جبیں ہو

فروزاں قلب میں شمعِ یقیں ہو!

نبیؐ کی آل کا خادم بنا دے،

مسلمانوں کو سیدھی رہ دکھا دے

ہے تیری ذات حاوی ہر جہاں پر

زمانوں پر زمیں پر آسماں پر

ترے اسمائے حُسنیٰ کا سہارا

وگرنہ کون ہے اپنا ہمارا

حکومت چاہتے ہیں ہم اِلٰہ کی
غلامی مانگتے ہیں مصطفےٰؐ کی !
صحابہؓ کی عقیدت مانگتے ہیں
غِنا، صدق و عدالت مانگتے ہیں
شجاعت اور دستِ مرتضیٰؓ کی
یہی ہے آرزو اپنی دُعا کی
تو اپنے دوستوں کو حکم فرما
کہ ہو جائیں اِکٹھے سارے یکجا
وطن تقسیم پھر ہونے نہ پائے،
کہیں یہ شمع ہی گُل ہو نہ جائے
عطا کر اپنے سب مخفی خزانے
کہ ہوں آباد اُجڑے آشیانے !
مریضوں کو مرے مولا شفا دے
غریبوں کو کشائش یا خُدا دے
تجھے ہے واسطہ تیری طلب کا،
بنادے اپنا ذاکر قلب سب کا

اسیروں کو مرے مولا رہا کر !

کریمانہ نظر میرے خُدا کر !

الٰہی بخش دے سب کی خطا کو !

قبولیّت ملے میریِ دعا کو !

طالبِ دعا

ابو المیزاب اویس رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

صورت میری آنکھوں میں سمائے گی نہ کوئی !
نظروں میں بسی رہتی ہے سرکارؐ کی صورت

طالبِ دعا

ابو المیزاب اویس رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

شبِ فرقت کٹے کیسے سحر ہو
کرم کی یا محمدؐ اِک نظر ہو
سکوتِ دو جہاں ہے اور میں ہوں
فقط میری فغاں ہے اور میں ہوں
رسُولؐ اللہ سنو فریاد میری!
ہو کشتِ آرزو آباد میری
مصیبت ہے بڑا مجبُور ہوں میں
سِتم ہے تیرے در سے دُور ہوں میں
ازل سے آرزُو میری یہی ہے
تمہاری یاد میری بندگی ہے
جبینِ شوق تجھ کو ڈھونڈتی ہے
نظر اپنی تیرے در پہ لگی ہے

مُرادوں سے مرے کاسے کو بھر دے

تو اپنے فیض کو اب عام کر دے

غریبوں کو عطا کر کجکلاہی

فقیروں کو ملے اب چترِ شاہی

بعد اَز خُدا بُزرگ توئی

یا نبیؐ تیرا کرم درکار ہے

آزمائش میں مِرا کردار ہے

دُشمنانِ دین کے نرغے میں ہُوں

حادثاتِ دہر کی یلغار ہے !

یا حبیبؐ اللہ تیرا ذکر بھی !

آج کے ماحول میں دشوار ہے

ہر نظر سہمی ہُوئی ہر دل اُداس

زندگی اب زندگی پر بار ہے

عہدِ ماضی میں جو اُمّت تھی چٹان

آج وہ گرتی ہوئی دیوار ہے

دین پر دُنیا مسلّط ہو گئی ،

تیری اُمّت بے کس و نادار ہے

دین کی خاطر ملا تھا یہ وطن !

دین کا آئین ہی درکار ہے

دین کیا ہے تیری اُلفت کے سِوا

دین کا بس اِک یہی معیار ہے

تُو نظر پھیرے تو طوفاں زندگی !

تُو نظر کر دے تو بیڑا پار ہے !

یا رسُول اللہ ﷺ

کرم کی اِک نظر ہو جانِ عالم یا رسول اللہؐ
تِری اُمّت پہ ہے افتاد پیہم یا رسول اللہؐ

بنایا تھا تمھارے نام سے جو آشیاں ہم نے
گری ہے اِس پہ ہو کے برق برہم یا رسول اللہؐ

بڑے دم خم سے آزادی کی صبحِ نو کو دیکھا تھا
سِتم ہے دم رہا اس میں نہ اب خم یا رسول اللہؐ

غمِ دُنیا، غمِ عقبیٰ، غمِ ارضِ وطن ہم کو
جو ہم سے کٹ گئے اِن کا بھی ہے غم یا رسول اللہؐ

ہمارے سامنے بکھرے ہیں دانے ایک تسبیح کے
بکھرتا ہے کوئی شیرازہ یوں کم یا رسول اللہؐ

کرم ہو ارضِ پاکستان پہ یا رحمتِ عالمؐ!
سلامی دے رہا ہے سبز پرچم یا رسول اللہؐ

سفینہ آپ کی اُمّت کا گردابِ بلا میں ہے
نہ مونس ہے نہ کوئی اور ہمدم یا رسول اللہؐ

مبارک ہو وطن والوں کو میلاد النبیؐ کا دن
صلوٰۃٌ دائمٌ بارک وسلّم یا رسول اللہؐ

گدائے حُسن تو من کمتریں واصِف علی واصِفؔ
کرم کر دی کہ بندہ بے قرارم یا رسول اللہؐ

عشقِ احمدؐ سے بشر ہے سرفراز
عشقِ احمدؐ ہے میری ہستی کا راز
مصطفیٰؐ کی یاد ہے سرمایہ میرا
مصطفیٰؐ کا ذکر ہے میری نماز

آپؐ کی چشمِ عنایت پر ہے ناز
آپؐ نے بخشا میرے دل کو گداز
آپؐ ہی تو حاصلِ ایمان ہیں
آپؐ ہی کا ذکر ہے میری نماز

کس طرح پردہ اٹھے میرے نبیؐ کے راز سے
بے خبر جبریلؑ ہے جب آپؐ کی پرواز سے
آپؐ کی ذاتِ گرامی ہر بلندی سے بلند
پست ہر آواز کا قد آپؐ کی آواز سے

جب آنکھ سے آنسو بہہ نکلیں اور نور نظر آئے دل میں
کچھ اور ہی عالم ہوتا ہے اس وقت ہماری محفل میں
اس نام محمدؐ کے صدقے، بگڑی ہوئی قسمت بنتی ہے
مشکل نہ رہی ہر گز باقی، جب انؐ کو پکارا مشکل میں

نعتؐ

"دَسے صورت راہ بے صورت دا"

من رآنی کا مدعا چہرہ　　　صُورتِ حق کا آئنہ چہرہ
سرمگیں چشم آیہِ ما زاغ　　　زُلف واللّیل والضحٰے چہرہ
عالمِ خواب میں حقیقت ہَے　　　آپؐ کا چہرہ، آپؐ کا چہرہ
مصطفٰےؐ آنکھ ہو خُدا صُورت　　　ہو خُدا آنکھ مصطفٰےؐ چہرہ
یہی چہرہ نِشانِ وَجہُ اللہ　　　ورنہ رکھتا ہے کیا خُدا چہرہ
یہ ہَے تفسیرِ احسنِ تقویم　　　ابتداء چہرہ ، انتہاء چہرہ
مرنے والوں کی آخری خواہش　　　مِرے آقاؐ مجھے دکھا چہرہ

ریگزارِ حیات میں واصفؔ
باغِ فردوس کی ہوا چہرہ

نعتؐ

اللہ ہو جب اس کا ثنا گر، نعت کہوں میں کیسے
میں قطرہ وہ ایک سمندر، نعت کہوں میں کیسے

صدیاں بیتیں آج بھی اس کا ہے گھر گھر اُجیارا
روشن روشن نور کا پیکر، نعت کہوں میں کیسے

اس کا نام جگت کی رحمت، وہ مصری کا میٹھا پربت
میں بہتی ندیا میں کنکر، نعت کہوں میں کیسے

میں کمزور خطا کا پتلا، وہ ظاہر باطن کا اجلا
وہ مرسل، ہادی، پیغمبر، نعت کہوں میں کیسے

مسکینوں میں مسکیں ہے، سلطانوں میں عرش نشیں ہے
وہ طٰہٰ، حٰمٓ، مدثر، نعت کہوں میں کیسے

بات بڑی میں انساں خاکی، نعت نبیؐ کی حمد خدا کی
ہو جائیں نہ لفظ برابر، نعت کہوں میں کیسے

نعتؐ

خواب کو رفعت ملے، بے بال و پر کو پر ملے
نعتِ پیغمبرؐ سے جب عرفانِ پیغمبرؐ ملے

شاہکارِ خالقِ ارض و سماء ہیں مصطفیٰؐ
غیر ممکن ہے کوئی سرکارؐ کا ہمسر ملے

ہے عبث ساری عبادت عشقِ احمدؐ کے بغیر
جز محمدؐ مصطفیٰؐ راہِ خدا کیونکر ملے

اُس نظر میں فاصلے صدیوں کے بھی حائل نہیں
اپنے درویشوں کو وہ ہر دور میں آ کر ملے

دیکھیے حسنِ سلوکِ رحمۃ اللعالمینؐ
پھول برسائے جہاں سے آپؐ کو پتھر ملے

دم بدم رہتی ہے یوں کیفیتِ یادِ نبیؐ
جیسے ہر لمحہ مجھے جام سے کوثر ملے

یوں تو کوئی بھی نبی واصفؔ کسی سے کم نہیں
خوش نصیبی ہے ہمیں اللہ کے دلبر ملے

طالبِ دعا
ابو المیزاب اویس رضوی

نعت

حضورؐ ہی کے کرم سے بنی ہے بات میری
حضورؐ پر ہو فدا ساری کائنات میری

انہی کی یاد میں رو رو کے دن گزارا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن ہوئی ہے رات میری

حضورؐ ہی کا تصور میری عبادت ہے
حضورؐ کے ہی وسیلے سے ہے نجات میری

درِ حبیبؐ سے ہستی کو مل گیا عنواں
وگرنہ کون ہوں میں اور کیا ہے ذات میری

نکل رہے ہیں جو یادِ رسولؐ میں آنسو
یہی درود میرا ہے یہی صلوٰۃ میری

www.facebook.com/owaisoloGy

مائل بہ کرم، چشمِ عنایات بھی ہو گی
خورشید سے ذروں کی ملاقات بھی ہو گی

مایوس نہیں ہیں شہِ خوباںؐ کے بھکاری
تقسیم کبھی حسن کی خیرات بھی ہو گی

کٹ جائیں گے ایام میری تشنہ لبی کے
میخانہ سلامت رہے برسات بھی ہو گی

آئے گی جہاں گیسوئے واللیل کی خوشبو
سجدہ بھی ادا ہو گا مناجات بھی ہو گی

یہ دور بڑے نام سے منسوب ہوا ہے
اُس نام کی نسبت سے مکافات بھی ہو گی

آقاؐ کبھی بدلیں گے میرے شام و سحر بھی
تبدیل کبھی صورتِ حالات بھی ہو گی

چمکے گی در و بام کی تقدیر بھی واصفؔ
اِس گھر پہ کبھی تابشِ لمحات بھی ہو گی

طالبِ دعا
ابوالمیزاب اویس رضوی

نعتؐ

درِ مصطفیٰؐ پہ سوال ہے درِ مجتبیٰؐ پہ سوال ہے
درِ والضحیٰ پہ سوال ہے کہ جو شمع بزمِ خیال ہے

میری زندگی تیری بندگی' تیری بندگی میری زندگی
تیرا حسن خاتمِ دلبری' تو رسولنا ہمہ حال ہے

تو ہی کائنات کا راز ہے تیرا عشق عین نماز ہے
مجھے تیری ذات پہ ناز ہے تو ورائے مثل و مثال ہے

ہے خدا کا نور خدا نما تو ہے من رآنی کا مدعا!
تیرے واسطے سے خدا ملا تو خدا کا حسنِ خیال ہے

تو رؤف ہے تو رحیم ہے' تیرا نور نُورِ قدیم ہے
تو احد کا پردۂ میم ہے تو مصوری کا کمال ہے

تیرا اسم عین صفات ہے تیری ذات مظہرِ ذات ہے
تیرا عشق اصلِ حیات ہے میری زندگی کا مآل ہے

www.facebook.com/owaisoloGy

ہے یہ التجا میرے ملتجا، مجھے جام دے میرے ساقیا
میں گدا ہوں تیرے جمال کا، مجھے آرزوئے وصال ہے

میرا سینہ سینۂ طور ہو، ترے دور کا ہی ظہور ہو
یہ کرم حضورؐ ضرور ہو، کہ وسیع ترا جمال ہے

بڑی دیر سے تھی یہ آرزو تیرا آستانہ ہو روبرو
میری جستجو ہوئی سرخرو، یہ تیری نظر کا کمال ہے

تیرے نام سے جو بنا وطن، ہے اسی پہ وقت بڑا کٹھن
ہو نگاہِ لطف شہِ زمن میری آبرو کا سوال ہے

تیرا بندہ واصفؔ بے ہنر، تیرے عشق سے ہوا بہرہ ور
تیرا راز سمجھا ہے اس قدر، تیرا راز پانا محال ہے

طالبِ دعا
ابو المیزاب اویس رضوی
www.facebook.com/owaisoloGy

نعتؐ

یا شفیع المذنبینؐ یا رحمۃ اللعالمینؐ
یا سراج العارفینؐ یا نور نورِ اوّلیں

السلام اے صاحبِ لولاک اے فخرِ جہاں
السلام اے شاہِ دنیا السلام اے شاہِ دیں

السلام اے رازِ الا اللہ درشکلِ بشر
السلام اے "الفقرفخری" سیدِ صحرا نشیں

السلام اے وجہِ تخلیقِ جہانِ رنگ و بو
السلام اے ابتدا و انتہائے مرسلیں

السلام اے نجمۂ ثاقب اے جمالِ کائنات
السلام اے غایت کن کنت کنزاً کے امیں

السلام اے حامدؐ و محمودؐ احمدؐ مصطفٰیؐ
السلام اے ذاکر و مذکور رب العالمیں

ہے لقب اُمّی مگر مخصوص بالشرف الکتاب
السلام اے کہ علیم ہفت افلاک و زمیں

سید و سرور محمدؐ مظہرِ نورِ خدا
السلام اے ماہِ کامل اے امام المتقیں

اے شبِ اسریٰ کے دولہا صد درود و صد سلام
اِک نگہ واصفؔ پہ بھی اے لامکانوں کے امیں

جگت گرُو مہاراج ہمارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے محبوب ہیں پیارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم

شاہوں کے سلطان محمدؐ ، دو جگ کے پر دھان محمدؐ
ہم زندہ ہیں جن کے سہارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم

ڈگمگ ڈولے من کی نیّا ، کام نہ آئیں باپُو میّا
ایک محمدؐ کھیون ہارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم

من مندر میں مُورت ان کی ، نینوں میں ہے صورت اُن کی
ہر دم ہیں وہ سنگ ہمارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم

دُھول ملی ان کے چرنن کی ، عید ہوئی واصفؔ برہن کی
سکھ پایا ہے ان کے دوارے ، صلّی اللہ علیہ وسلم

سنگِ درِ حبیبؐ ہے اور سَر غریب کا !

کِس اوج پر ہے آج ستارہ نصیب کا

پھر کِس لیے ہے میرے گناہوں کا احتساب

جب واسطہ دیا ہے تمہارے حبیبؐ کا !

راہِ فراق میں بھی رفیقِ سفر رہا !

زخمِ جگر نے کام کیا ہے طبیب کا

یہ بارگاہِ حُسنِ دوعالم نہ ہو کہیں

ہے پاسباں رقیب یہاں کیوں رقیب کا

واصفؔ علی تلاش کرے اب کہاں تجھے !

دُوری کو جب ہے تجھ سے تعلّق قریب کا

نعتؐ

خاور کہوں کہ بدرِ منوّر کہوں تُجھے!
محشر کہوں کہ داورِ محشر کہوں تجھے!

اے مظہرِ جمالِ خدا سیّد البشرؐ
حُسنِ مثال کا میں محور کہوں تجھے

سلطانِ انبیاء ہے تری ذاتِ باصفا
اوّل کہوں یا اوسط و آخر کہوں تجھے

تجھ پر ہوئی ہے ختم نبوّت کی داستاں
خاتم پیمبروں کا پیمبر کہوں تجھے

تھا سینۂ صدف میں خدا کنزِ مخفیاً
تخلیقِ کائنات کا گوہر کہوں تجھے

بے مثل و بے مثال ہے تو دِلرُبائے حق
رعنائی خیال کا پیکر کہوں تجھے

آئینہ جمالِ ازل ذاتِ مصطفےٰؐ
تو عین ذاتِ حق ہے یہ کیونکر کہوں تجھے

موجِ خرام ناز ہے تو ساحلِ مُراد
دریائے معرفت کا شناور کہوں تجھے

قندیل بزمِ عِلم و عمل آپؐ کا وجُود
ہر آگہی کا مرکز و مصدر کہوں تجھے

بندہ نواز تجھ کو کہوں یا کہوں بشر
تقویمِ حسن و عِشق کا مظہر کہوں تجھے

دُرِ یتیم و اُمّی لقب صاحب الجمال
میں تاجور کہوں کہ سخنور کہوں تجھے

ہے ذاتِ کبریا بھی ثنا خوانِ مصطفےٰؐ
منزل کہوں کہ حق کا مسافر کہوں تجھے

ہر ذرّے کی زباں سے آتی ہے یہ صدا
کوئی نہیں کہ جس کا برابر کہوں تجھے

واصِفؔ کی کیا مجال کہے اِس زبان سے
اللہ کی زبان ہو دلبر کہوں تجھے!

نعتؐ

وہی ہے باعثِ تخلیقِ ہستئ عالم
وہی ہے مظہرِ انوار، نازشِ آدم!

صداقتوں کا پیمبر، حقیقتوں کا امیں
لطافتوں کا مرقّع، کمالِ حُسنِ شِیَم

خدا سے مانگے وہ بخشش ہر آدمی کے لئے
بشر سے مانگے وہ تسبیحِ خالقِ اعظم

وہ نفرتوں کی خلیجوں کو پاٹنے والا
وہ جس کے خُلق سے دشمن بھی بن گئے ہمدم

وہی ابد کے سفر میں ہے آسرا سب کا
ازل سے جس کی ہے سب پر نوازشِ پیہم

وہ جس کی یاد سے ملتی ہے دولتِ تسکیں
وہ جس کا نام ہے زخموں کے واسطے مرہم

وہ راہبر بھی ہے، منزل بھی ہمسفر بھی وہی
کڑے سفر کی کڑی دھوپ میں وہ ابرِ کرم!

اسی پہ بھیج درود و سلام اے واصفؔ
اُسی کے فیض سے قائم ہے عاصیوں کا بھرم

السّلام

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے رحمتہ اللعالمیںؐ

السّلام اے راحتِ قلبِ حزیں
السّلام اے رفعتِ عرشِ بریں

السّلام اے حامد و محمُودِ حق
السّلام اے نُورِ نُورِ اوّلیں

السّلام اے بے مثیل و بیمثال!
السّلام اے فخرِ افلاک و زمیں!

السّلام اے خواجۂ کون و مکاں
السّلام اے شاہِ دُنیا شاہِ دیں

السّلام اے صادق و سعد و سعید
السّلام اے کہ امام السالکیں

السّلام اے غایتِ کُن السّلام
السّلام اے مظہرِ عین الیقیں

السّلام اے ہاشمی ''اُمّی'' لقب
السّلام اے رُوحِ قرآنِ بیں

السّلام اے کہ جمالِ کائنات!
السّلام اے زاغِ چشمِ سرگیں

السّلام اے رافعِ ذِکرِ الٰہ
السّلام اے ذکرِ ربِّ العالمیں

السّلام اے عبدہٗ خیر البشر
نوعِ اِنساں را پیغامِ آخریں

سیّد و سرور محمدؐ مُصطفٰے
کعبۂ کعبہ تیرا روئے حسیں

السّلام اے رہبرِ اُمّت سلام
تیرے سنگِ در پہ واصفؔ کی جبیں

نعتؐ

دیدارِ ذاتِ پاک ہے چہرہ حضورؐ کا
کعبے سے کم نہیں ہے مدینہ حضورؐ کا

آہو کو چشم، سرو کو قامت ہوئی نصیب
پھولوں کو مل گیا ہے پسینہ حضورؐ کا

دنیا میں سب کے واسطے رحمت ہے آپؐ کی
محشر میں سب کے واسطے سایہ حضورؐ کا

شمس و قمر میں میرے نبیؐ کی ہے روشنی
موسیٰؑ نے دیکھا طور پر جلوہ حضورؐ کا

تارے بچھا کے راہ میں اسریٰ کی رات کو
اللہ نے بھی دیکھا ہے رستہ حضورؐ کا

قوسین سے بھی آگے ہے معراجِ مصطفیٰؐ
رستے میں اِک مقام ہے سدرہ حضورؐ کا

واصفؔ کسے خبر ہے نبیؐ کے مقام کی
جبریل سا فرشتہ ہے بردہ حضورؐ کا

میلادُالنبی ﷺ

مُبارک اہلِ ایماں کو کہ ختمُ المرسلیںؐ آئے
مُبارک صد مُبارک بانیٔ دینِ مبیںؐ آئے
مُبارک ہو کہ دُنیا میں شہِؐ دُنیا و دیں آئے
چراغِ طور آئے، زینتِ عرشِ بریں آئے

کہ حُسنِ ذات، دینے کے لیے ذوقِ یقیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَۃُ لِلّعٰالَمِیں آئے

یہ روزِ کُن سے بھی پہلے زمانے کی کہانی ہے!
دوعالم میں مُحمّدؐ کا نہ تھا ثانی، نہ ثانی ہے!
فنا زیرِ قدم، اُن کی بقا پر حُکمرانی ہے!
مُحمّدؐ کے غلاموں تک کی ہستی جاودانی ہے!

سراپا عِشقِ حق بن کر حسینوں کے حسیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَۃُ لِلّعٰالَمِیں آئے

وہی حٰم و طٰہٰ ہیں مُدّثر ہیں مُزمّل ہیں
وہ کرّمنا بنی آدم کی تفسیرِ مکمّل ہیں!
امامُ الانبیاء ہیں، نور ہیں، انسانِ کامل ہیں
"خُدا خود میرِ مجلس ہے مُحمّدؐ شمعِ محفل ہیں!"

دِلوں کو نُور دینے کے لیے نُورِ مبیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَةُ لِلعٰالَمِیں آئے

دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا، سے آگے ہے مقام اُن کا
کلامُ اللہ کی تفسیر ہے گویا کلام اُن کا
حیاتِ جاوداں دیتا ہے دُنیا کو پیام اُن کا
خُدا ہی جانتا ہے کس قدر پیارا ہے نام اُن کا

گنہگارو نہ گھبراوَ شَفِیعُ المُذنبِیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَةُ لِلعٰالَمِیں آئے

در و دیوار طیبہ کے خوشی سے جگمگاتے ہیں
فضائیں رقص کرتی ہیں پرندے چہچہاتے ہیں
ملائک حُور و غلماں راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں
کہ سُلطانِ زمانہ دہر میں تشریف لاتے ہیں

جبینِ آسماں جھکتی ہُوئی سُوئے زمیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَۃُ لِلّعٰالَمِیں آئے

دو عالم کے دلوں کو نُور دیتا ہے جمال اُن کا
یہ جاں اُن کی یہ دِل اُن کا صفت اُن کی کمال اُن کا
یہ دِن اُن کا چراغ اُن کے فراق اُن کا وصال اُن کا
غلامِ کمتریں واصفؔ علی کو ہے خیال اُن کا

مُحمّدؐ کی غلامی میں قُلُوب العَاشِقِیں آئے
مُبارک ہر جہاں کو رَحمَۃُ لِلّعٰالَمِیں آئے

معراج

چار سُو نُور کی برسات ہوئی آج کی رات
احد اور احمدؐ کی ملاقات ہوئی آج کی رات

گفتگو ذات سے بالذات ہوئی آج کی رات
مختصر یہ کہ بڑی بات ہوئی آج کی رات

راکِبِ وقت نے کھینچی ہے زمامِ گردِش
حیرتِ ارض و سماوات ہوئی آج کی رات

یُوں تو الطاف تھے سرکارؐ پہ روزِ کُن سے
وا مگر چشمِ عنایات ہوئی آج کی رات

رِفعتِ عبد کو جبریلِ امیںؑ نے دیکھا
کیوں نہ ہو رافعِ درجات ہوئی آج کی رات

پردۂ میم کے اندر ہے مقامِ محمود
کاشفِ سرِّ حجابات ہوئی آج کی رات

قابَ قوسَین سے دو گام ورا جا نِکلا
عقل والوں کو بڑی مات ہوئی آج کی رات

جُملہ ایّام سے تابندہ ہے میلاد کا دن!
جُملہ راتوں سے حسین رات ہوئی آج کی رات

آج کی رات ہے عبادات کا ثمرہ واصفؔ!
حمد و تسبیح و مناجات ہُوئی آج کی رات

معراج کی رات

بامِ اقصےٰ سے چلا رشکِ قمر آج کی رات
فرشِ رہ ہوگئی تاروں کی نظر آج کی رات

مِثلُکُم ہی سہی اِنسان، مگر آج کی رات
عرش پر کرنے گیا ہے وہ بسر' آج کی رات

ڈھل گئے نُور میں سب ارض وسماءکون ومکاں
لامکاں تک ہوئی پروازِ بشر آج کی رات

''قابَ قوسَین'' سے اَدنیٰ ہَے مقامِ محمود!
سرِنگوں کرگئی ادراک کا سر' آج کی رات

عشقِ بے تاب کی کیا بات ہے اللہ اللہ!
کُھل گئے گُنبدِ افلاک کے دَر آج کی رات

شبِ اسریٰ پہ ہوں قربان ہزاروں راتیں،
بزمِ ہستی کی ہے تابندہ سحر آج کی رات

بے خبر' رفعتِ آدم سے ہَے جبریلِؑ امیں!
منزلِ ''سدرہ'' ہوئی گردِ سفر آج کی رات

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربیؐ !

عرش سے لائے دعاؤں کا اثر آج کی رات
حُسن ہے حدِّ تعیّن سے ورا آج کی رات

چل دیا سوئے خُدا نُورِ خُدا آج کی رات
آج کی رات ہے تکمیلِ عرُوجِ آدم

حُسنِ تخلیق پہ نازاں ہے خُدا آج کی رات
آ گیا جوش میں رحمت کا سمندر اِمشب

گنجِ مخفی ہُوا مائل بہ عطا آج کی رات
نکہت و نور میں ڈھلنے لگے لمعاتِ جمال!

چشمِ فطرت ہوئی حیراں بخُدا آج کی رات
دِل دھڑکتے ہیں ستاروں کے، قمر چشم براہ

حور و غلماں نے کہا "صلِّ علیٰ" آج کی رات
خوشبوئے گیسوئے واللّیل سے مہکا عالم!

چشمِ "مازاغ" ہوئی جلوہ نما آج کی رات

بزمِ رنداں نہ ہوئی ورنہ یہ کہتا واصفؔ
حُسن خود شوخیٔ رندانہ ہُوا آج کی رات!

دم بخود گردشِ افلاک و زمیں آج کی رات
سرنگوں چاند ستاروں کی جبیں آج کی رات

جگمگاتا ہی رہے عرشِ بریں آج کی رات
لامکاں میں ہُوا انسان مکیں آج کی رات!

شوقِ دیدار کی کیا بات ہے اللہ اللہ
درمیاں میم کا پردہ بھی نہیں آج کی رات

منزلِ سِدرہ سے آگے ہے مقامِ محمود
دیکھتے رہ گئے جبریلؑ امیں آج کی رات

حُور و غِلمان و ملائک کی زباں پر آیا!
حُسن ہے حدِّ تعیّن سے حسیں آج کی رات

جانے والا اسے سمجھے کہ بُلانے والا
کوئی اس راز کا ہمراز نہیں آج کی زات

رفعتِ صاحبِ لولاکؑ کوئی کیا سمجھے
خاک پر گھِستی رہی عقل جبیں آج کی رات

آج کی رات دعا مانگ رہا ہے واصفؔ
کر عطا ربِّ علیٰ فتحِ مُبیں آج کی رات!

مدینہ

کرتے ہیں کرم جس پہ بھی سرکارؐ مدینہ
ہوتا ہے نصیب اس کو ہی دیدارِ مدینہ

پڑھتا ہے درود آپؐ کی جو ذات پہ ہر دم
مِلتا ہے اِسے سایۂ دیوارِ مدینہ!

اِس شخص کو دُنیا کا کوئی غم نہیں ہوتا
وہ شخص جو رہتا ہے طلب گارِ مدینہ

جس دل میں بسی رہتی ہو ولیوں کی محبت
رہتے ہیں اُسی دل میں ہی سرکارؐ مدینہ

داتاؒ کی گلی کافی غریبوں کے لئے ہے!
داتاؒ کے بھی روضے پہ ہیں انوارِ مدینہ

اے شہِ انس و جاں

اے شہ انس و جاں جمالِ جمیل
تجھ پہ تخلیقِ حُسن کی تکمیل!

رہبرِ انبیا و ختمِ رُسل
ذاکر و تذکرۂ ربِّ جلیل

دم عیسیٰؑ کہ ہو یدِ بیضٰی
والضُّحیٰ کی نہ مثل ہے نہ مثیل

نُورِ مطلق کا رازدار و امیں
افتخارِ جہاں ہے فخرِ خلیلؑ

سایۂ نورِ مصطفیٰؐ نا پید
نُور لایا ہے نُور ہی کی دلیل

بانئ دینِ حق نبئ کریمؐ
دینِ فطرت سلامتی کا کفیل

ہے حلیمہؓ کی بکریوں والا
بزمِ ہستی میں نُور کی قندیل

گودڑی پوش رازِ اِلا اللہ
تجھ پہ شیدا خُدا تُو ایسا شکیل

آپ کی بات آیتِ قرآں
آپ ہی کے لئے قولِ ثقیل

آپ ہی کی زباں ہے حق گویا
آپ پر ہے کلام کی تنزیل

نالۂ نیم شب کا سرچشمہ
یا نبیؐ جاگئے گا اِلاّ قلیل

تُو شفیق اور رحمتِ عالم!
مُحسنِ اِنس و جاں حسین و جمیل

عقل و دانش غلام ہیں تیرے
فہم و اِدراک سے وراہے عقیل

مدعا ، منتہٰی ، مرادِ حیات
جادۂ شوق میں امام سبیل!

آستانِ نبیؐ ہے فخرِ زمیں
آسماں سرنگوں پئے تقبیل

چشم مازاغ ، رُخ کلام اللہ
اور واللّیل ہی ہے زلفِ طویل

ہے صنم گر بھی محوِ رنگِ صنم
یا صنم یا صمد ہے بالتمثیل

مظہرِ کبریا ہے ذاتِ نبیؐ
بزمِ اِمکان ہے اخیر و قبیل

خواجۂ دو جہاں کی کیا ہو ثناء!
خود ثناء خواں ہوا ہے ربّ جلیل

کیا بیاں ہو سکے گی شانِ نبیؐ
بعد حق کے نُوئی شکیل و جزیل

اِک نگاہِ کرم نبیؐ کریمؐ
مجھ پہ کیجے بحقِ اسمٰعیلؑ

آپ کے در پہ سر رہے ہر دم
معصیّت معرفت میں ہو تبدیل

یا محمّدؐ سدا ہو وِردِ زبان
پائے ساقی پہ ہو میری تکمیل

رازِ شاہِ اُمم ہیں شاہِ نجفؑ
قِصّہ کوتاہ ہے بات بالتفّصیل

جب توجہ میں آگیا واصِفؔ
تو جنوں سے خرد کی ہے تشکیل

صَلِّ علیٰ محمدؐ

جنہیں تیرا نقشِ قدم مِلا ' وہ غمِ جہاں سے نکل گئے
یہ میرے حضورؐ کا فیض ہے کہ بھٹک کے ہم جو سنبھل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

ہو تیرے کرم کا جواب کیا ' تیریؐ رحمتوں کا حساب کیا
تیرےؐ نامِ نامی سے غم کدوں میں چراغ خوشیوں کے جل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

توؐ ہی کائنات کا راز ہے ' تیرا عِشق میری نماز ہے
تیرے دَر کے سجدے میرے نبیؐ میری زندگی کو بدل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ

تُوؐ مصوّری کا کمال ہے توؐ خدا کا حُسنِ خیال ہے
جنہیں تیراؐ جلوہ عطا ہوا، وہ تیرےؐ جمال میں ڈھل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدٍؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

تھے ہزار صدیوں کے فاصلے جو رسولِؐ پاک نے طے کئے
وہ تو ایک رات کی بات تھی کہ زمانے جس سے بدل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدٍؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

یہ حلیمہؓ تجھ کو خبر نہ تھی کہ وہی زمانے کے تھے نبیؐ
وہ خدا کے کتنے قریب تھے، تیری گود میں جو بہل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدٍؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

تیرا بندہ واصفِ بے خبر، تیرا راز سمجھا ہے اِس قدر
تجھے جب پُکارا بہ چشمِ تر، کئی مرحلے تھے جو ٹل گئے

پڑھو صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدٍؐ
پڑھو صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تصویرِ حسنِ بے نِشاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
لاریب شاہِ خسرواں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے چہرہ زیبائے تو شمس الضحیٰ بدر الدُّجیٰ
اِرحم لنا اے جانِ جاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

مازاغ چشمِ سرمگیں، واللّیل زلفِ عنبریں
یٰسین دندانِ دہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

محمودؐ سے حامد ہوا، احمد محمدؐ مصطفےٰ
حٰمٓ کا ہے رازداں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے قبلہ گاہِ عاشقیں اے رحمتہ اللعالمیںؐ
اے وجہِ تخلیقِ جہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

دربان ہے روحِ امیں، مسند تیری عرشِ بریں
گویا مکینِ لامکاں، صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے مظہرِ نورِ خدا، صدر العُلیٰ، کہف الوریٰ
اے خواجۂ کون و مکاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تُو صاحبِ لولاک ہے تُو فخرِ ہفت افلاک ہے
قرآن ہے قرآن خواں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے شافع روزِ جزا، اے رافعِ ذِکرِ خُدا
محبوبِ ربِّ دو جہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے خاتمِ پیغمبری اے کہ ادائے دلبری
اے کہ ادائے دلبراں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

قوسین ابروئے جبیں، کونین بھی زیرِ نگیں
اسریٰ کی شب گزری کہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

تیری زباں پر لا اِلٰہ مولا کہے صلِّ علیٰ
گا ہے یہاں گا ہے وہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے سیّدِ عرب و عجم اے محترم نظرِ کرم
تیرے سوا جائیں کہاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

درِ یتیم و تاجور، اے صاحبِ شق القمر
''اُمّی'' مگر فخرِ بیاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

گویا سکوتِ دو جہاں تیرا گدا محوِ فغاں
واصِف ہوا ہے نیم جاں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

نعتؐ

انوار برستے رہتے ہیں اُس پاک نگر کی راہوں میں
اِک کیف کا عالم ہوتا ہے طیبہؐ کی مَست ہواؤں میں

اِس نامِ محمدؐ کے صدقے بگڑی ہوئی قِسمت بنتی ہے
اِس کو بھی پناہ مِل جاتی ہے جو ڈوب گیا ہو گناہوں میں

گیسوئے محمدؐ کی خُوشبُو اللہ اللہ کیا خُوشبُو ہے!
احساس معطّر ہوتا ہے واللّیل کی مہکی چھاؤں میں!

وہ بانیٔ دینِ مبین بھی ہے حٰمٓ بھی ہے یٰسٓ بھی ہے
مسکینوں میں مسکین بھی ہے سلطانِ زمانہ شاہوں میں

سب جلوے ہیں اِس صورت کے، وہ صورت ہی وجہُ اللہ ہے
اللہ نظر آ جاتا ہے وہ صُورت جب ہو نگاہوں میں!

اللہ کی رحمت کے جلوے اِس وقت میّسر ہوتے ہیں
سجدے میں ہوں جب آنکھیں پُرنم اور نامِ محمّدؐ آہوں میں

اُس ناطِقِ قرآن کی مدحت انسان کے بس کی بات نہیں
ممدوحِ خُدا ہیں وہ واصِفؔ صد شکر کہ ہم ہیں گداؤں میں

۞

پنجابی کلام

دِ درود سلام کروڑاں جس دی شان ہے عالی
ساوا روضہ نظریں آیا جیوے باغ دا مالی
باغ اُمت دا ساوا ہویا دتی یار وکھالی ۱
واصفؔ یار مرن توں پہلے مرناں گل نرالی

اُچی تھاں تے نیوں لگایا دل میرا پیا ڈردا
او سلطان زمانے بھردا میں بردے دا بردا
کول بلاواں تے ہتھ نہ پلے، مونہہ ویکھاں میں گھردا
واصفؔ یار تسلیاں دیوے ملن دی گل نہ کردا

نعتؐ

توں سلطان زمانے بھر دا میں بردے دا بردا
فکر عذاباں دے وچ بھلیا رستہ تیرے گھر دا

تیری نعت نوں غزل بناندا دل سی ڈاہڈا کردا
دسن والی گل نئیں کوئی کاسہ نئیں پیا بھردا

ساڈی دھرتی نظر کرم دی ہے محتاج قدیمی
ساڈی فریاداں نوں مولا بخشو فیض اثر دا

جتھے نعت نبیؐ دی ہووے' اوتھے اوس دا جلوہ
چھوٹی وڈی نعت نہ ہندی' پیش کرو جو سردا

کنے لکھ کروڑ سوالی در تیرے تے آون
واصفؔ وی وسنیک کہاوے تیرے نور نگر دا

مَیں مَنیا نال یقین دے، مَیں ویکھیا اکھاں نال

اوہدے ہتھ گُھنڈی یٹیین دی، اوہدے گھنگر والے بال

اوہدے چارے پاسے نُور ہے، اوہدا ہر جا عین ظہور ہے

اَساں پیراں تے سر سٹیا، اَساں چھڈے سب جنجال

اوہدی گھر گھر نوبت وجدی، اے ازلی گل نہ اج دی

او میم دی بکل مار کے گل کردا ساڈے نال

اوہنوں ملنا سوکھی گل اے، او آپے ساڈے ول اے

تسی بیٹھو اوہنوں سوردے، او جاوے ڈیوا بال

توں واصفؔ گل نہ من دا، کیوں اپنے دردنوں ونڈدا

جا موجاں مان پیاریا، تیری گدڑی آیا لال